بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۹ امان ۱۳۴۵ ہش ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء	نمبر ۶۵

اخبار احمدیہ

—٥ ربوہ ۱۸ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

—٥ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرزا حامد علی خان صاحب کو امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفرگڑھ تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمایا ہے متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید میں ایمان اور اعمال کی مثال درختوں سے دی گئی ہے

ایمان کو درخت بتایا ہے اور اعمال اس کی آبپاشی کیلئے بطور نہروں کے ہیں

"دوزخیوں کیلئے بیان کیا گیا ہے کہ ان کو زقوم کھانے کو ملے گا اور بہشتیوں کو اس کے بالمقابل دودھ اور شہد کی نہریں اور قسم قسم کے پھل بیان کئے گئے ہیں اس کا کیا سر ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں بالمقابل بیان ہوئی ہیں۔ بہشت کی نعمتوں کا ذکر ایک جگہ کر کے یہ بھی فرمایا ہے۔ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ، وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا تو اس میں رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ سے مراد یہ نہیں کہ دنیا کے آم، خربوزے اور دوسرے پھل اور دنیا کا دودھ اور شہد ان کو یاد آجائے گا نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ مومن جو اخلاص اور محبت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس ذوق شوق سے جو لذت ان کو محسوس ہوتی ہے تو بہشت کی نعمتوں اور لذتوں کے حاصل ہوتے پر وہ لذت ان کو یاد آجائیگی کہ اس قسم کی لذت بخش نعمتیں ہمارے رب سے پہلے بھی ملتی رہی ہیں چونکہ بہشتی زندگی اسی عالم سے شروع ہوتی ہے اس لئے ان نعمتوں کا ملنا بھی یہیں سے شروع ہوتا ہے ورنہ بہشت کی نعمتوں کے بارہ میں تو آیا ہے کہ نہ ان کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا تو ان دنیوی پھلوں سے ان کا رشتہ کیا ہوا! ایمان اور اعمال کی مثال قرآن شریف میں درختوں سے دی گئی ہے۔ ایمان کو درخت بتایا ہے اور اعمال اس کی آبپاشی کے لئے بطور نہروں کے ہیں۔ جب تک اعمال سے ایمان کے پودہ کی آبپاشی نہ ہو اس وقت تک وہ شیریں پھل حاصل نہیں ہوتے بہشتی زندگی والا انسان خدا تعالیٰ کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے اور جو بدبخت دوزخی زندگی والا ہے تو وہ ہر وقت اس دنیا میں زقوم ہی کھا رہا ہے۔ اس کی زندگی تلخ ہوتی ہے۔ معیشۃً ضنکاً بھی اسی کا نام ہے جو قیامت کے دن زقوم کی صورت پر متمثل ہو جائیگی۔ غرض دونوں صورتوں میں باہم رشتے قائم ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۷۸ تا ۸۰)

—٥ مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کی اہلیہ صاحبہ شدید طور پر بیمار ہیں۔ اور ایک پرائیویٹ ہسپتال کراچی میں داخل ہیں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر محترم موصوف کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

—٥ مکرم بابو عبدالکریم صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور نہایت مخلص بزرگ ہیں کئی دن سے بندش پیشاب کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ گنگارام ہسپتال میں ان کا اپریشن بھی ہوا ہے۔ مگر تاہم ابھی کافی تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ملک فضل حسین مہاجر ربوہ)

—٥ مکرم ملک امام دین صاحب سمبڑیال سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

—٥ خاکسار عرصہ چالیس روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق پیراٹائیفائڈ ہے۔ ۲۸ روز کے بعد بخار اتر گیا تھا۔ لیکن ایک ہفتہ کے بعد پھر بخار شروع ہو گیا ہے۔ اب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہوں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالجلیل خان ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر ربوہ)

—٥ میرا لڑکا نام محمود بعارضہ خسرہ و نمونیہ سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد نواز ہیڈ کلرک پشاور)

علومِ ظاہری اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:-

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

یہ پیشگوئی بھی حضور کی ذات میں نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ دنیا کا کوئی علم ایسا نہ تھا جس میں حضور کو کامل طور پر دسترس نہ ہو۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے ایم او ایل انچارج خلافت لائبریری ربوہ

۲۰ فروری کے اشتہار والی پیشگوئی میں موعود فرزند کی صفات میں سے ایک صفت "وہ علوم ظاہری ... سے پُر کیا جائیگا" بھی ہے۔ باقی صفات کی طرح اللہ تعالیٰ نے اس موعود فرزند یعنی حضرت فضل عمر مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اس صفت کا بھی اس قدر کامل اور اکمل طور پر ظہور فرمایا کہ احاطہ تحریر میں لانا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ تاہم ذیل میں بالاختصار چند امور کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے معلوم ہو سکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے فضل سے حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علوم ظاہریہ سے پُر فرمایا۔

آپ کے علوم ظاہریہ سے پُر کئے جانے کے متعلق کچھ بیان کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بچپن کے تعلیمی حالات کے متعلق اس وقت کے عینی شاہدوں کا بیان ناظرین کے سامنے ہو کیونکہ اس زمانہ کے تعلیمی حالات کے سامنے آنا یہ سمجھنے کے لئے ممد ہوگا کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والا صفات میں پیشگوئی کے الفاظ "وہ علوم ظاہری ... سے پُر کیا جائے گا" کس شان سے پورے ہوئے اور یہ کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی تبحر محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے تھا۔

آغاز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عام رواج کے تحت مروجہ تعلیم کے حصول کے لئے مدرسہ میں داخل کروا دیا۔ لیکن جیسا کہ روایات میں مذکور ہے بچپن میں آپ کی صحت نہ حد درجہ کمزور تھی اور آپ مدرسہ کی تعلیم میں ہمیشہ کمزور ہی رہے۔ اساتذہ کو بھی فکر رہتی تھی کہ آپ کی صحت بھی کمزور رہے جس کا تعلیم پر اثر ہے۔ تاہم اساتذہ سکول کے امتحانوں میں رعایتی طور پر اگلی جماعت میں ترقی دے دیتے۔ لیکن مڈل اور دسویں جماعت میں جن کے امتحان سکول سے باہر لئے جاتے تھے آپ کامیاب نہ ہو سکے اساتذہ میں سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ:-

"آپ (حضرت میاں محمود احمد صاحب) اسکول میں پڑھتے تھے مگر ہر جماعت میں فیل ہوتے تھے لیکن ہم پھر بھی اگلی جماعت میں چڑھا دیتے تھے اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ہیں"

(الفضل ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنی صحت اور تعلیمی حالت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"... آنکھوں میں ککرے، جگر کی خرابی، عظم طحال کی شکایت اور پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہو جانا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا اور میری پڑھائی کے متعلق بزرگوں کا یہ فیصلہ کر دینا کہ یہ جتنا چاہے پڑھ لے اس پر زیادہ زور نہ دیا جائے۔ ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہوگا"۔ (الموعود)

پھر فرمایا:-

"دنیوی لحاظ سے میں پرائمری فیل ہوں، مگر چونکہ گھر کا مدرسہ تھا اس لئے اوپر کی کلاسوں میں مجھے ترقی دے دی جاتی تھی پھر مڈل میں فیل ہوا مگر گھر کا مدرسہ ہونے کی وجہ سے پھر مجھے ترقی دے دی گئی آخر میٹرک کے امتحان کا وقت آیا تو میری ساری پڑھائی کی حقیقت کھل گئی اور میں صرف عربی اور اردو میں پاس ہوا۔ اور اس کے بعد پڑھائی چھوڑ دی گویا میری تعلیم کچھ بھی نہیں"

(تفسیر کبیر سورۃ کوثر ص ۴۷۵)

یہ تھی حالت آپ کی دنیوی تعلیم اور ظاہری علوم کے حصول کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چونکہ آپ کی ولادت باسعادت سے پہلے ہی وعدہ فرمایا تھا کہ حضرت محمود کو علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔ اس لئے اس نے اپنے فضل سے حضور کو دنیا کے تمام علوم سکھائے اور ان میں اس قدر تبحر اور ملکہ تامہ عطا فرمایا کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا عالم، فلاسفر، ماہر نفسیات، ہیئت دان، ماہر علم اقتصادیات و معاشیات، ماہر سیاسیات و قانون، تاریخ و جغرافیہ دان، آپ کے سامنے دم نہ مار سکتا تھا۔ آپ نے بارہا تمام ایسے ماہرین کو مقابلہ کے لئے چیلنج دیئے لیکن کسی کو جرأت نہ ہو سکی۔ ذیل میں حضور کے تبحر علمی سے متعلق چند امور اختصار کے ساتھ پیش ہیں۔

حضور کی ذاتی لائبریری

کسی شخص کے تبحر علمی کا دائرہ لینے میں یہ بات نہایت ہی ممد و معاون ہو سکتی ہے کہ اس امر کا پتہ لگ سکے کہ جو کتب اس کے زیر مطالعہ رہی ہیں وہ کس قسم کی اور کن علوم سے متعلق ہیں۔ اس امر کو ذہن میں رکھتے ہوئے جب ہم حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی ذاتی لائبریری کی کتب (جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور قریباً ہر مشہور زبان یعنی عربی، اردو، فارسی، انگریزی، جرمن، فرنچ میں ہیں) پر نظر ڈالیں تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ ایک شخص جس کی بچپن میں صحت اس قدر کمزور ہو اور جس کی دنیوی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے جو پرائمری بھی پاس نہ ہو اور پھر عین عنفوان شباب میں ہی جس کے کندھوں پر ایک ایسی جماعت کی نگرانی کا بار پڑ گیا ہو جو دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی کس طرح اس نے دنیا کے ہر مروجہ علم کی کتب پر خواہ وہ مذاہب عالم سے متعلق ہوں یا فلسفہ و سائنس، حساب و ہیئت، اقتصادیات و معاشیات، سیاست و قانون، صنعت و حرفت، زراعت و تجارت، ادب و ثقافت، تاریخ و جغرافیہ، تہذیب و تمدن سے متعلق ہوں عبور حاصل کیا اور پھر ان میں سے اکثر کتب کے حواشی جابجا تنقیدی نوٹوں سے پُر ہوں۔ ذیل میں ان علوم کی کتب کی تعداد دی جاتی ہے جو سب کی سب حضور کی نظر سے گزر چکی ہیں:-

کتب علم تفسیر:-	۱۷۷
کتب علم حدیث:	۱۴۲
کتب علم فقہ:	۱۰۱
کتب علم عقائد و کلام	۱۳۶
کتب علم تصوف	۲۰۶
کتب تقابل ادیان	۶۲

کتب متعلقہ اسلام بزبان انگریزی	۱۴۲	عدد
کتب سلسلہ احمدیہ	۱۶۲۰	"
کتب اہل السنۃ والجماعت	۱۵۰	"
کتب علماء شیعہ	۳۵	"
کتب بہائیت	۲۵	"
کتب عیسائیت	۱۸۰	"
کتب ہندو سکھ مذہب	۱۰۷	"
کتب بدھ مت	۵۰	"
کتب متعلقہ کمیونزم	۷۵	"
کتب تاریخ و سوانح	۶۱۰	"
کتب جغرافیہ و علوم عامہ	۱۳۵	"
کتب سوشل سائنس یعنی		"
اقتصادیات و سیاست و قانون	۴۹۰	"
کتب ہیئت و حساب	۵۰	"
کتب طب یونانی	۸۰	"
کتب طب ایلوپیتھک	۳۶	"
کتب ہومیوپیتھک	۹۵	"
کتب فلسفہ و نفسیات	۱۸۰	"
کتب علوم مافوق العادت عجائبات (OCCULTISMS)	۵۰	"
کتب صنعت و حرفت	۷۴	"
کتب حوالجات انسائیکلوپیڈیا لغات وغیرہ	۱۲۲	"
کتب ادب عربی	۳۰۲	"
کتب اردو لٹریچر	۸۱۶	"
کتب انگریزی ادب	۱۲۲۵	"

یہ ہزارہا کتب صرف ایک معمولی سی جھلک ہیں اس علمی ذوق کی جو حضور رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا۔

مختلف علوم میں تصنیفات

حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو صرف کتب پر ہی عبور حاصل نہ تھا بلکہ حضور نے ان میں سے بہت سے علوم کے متعلق نہایت بلند پایہ تصانیف بھی فرمائیں جو کہ حضور کے تبحر علمی کا بین ثبوت اور واضح نشان ہیں۔ چنانچہ حضور کی تصانیف جو کتب و رسائل کی صورت میں موجود ہیں ان کی تعداد دو سو (۲۰۰) سے بھی زائد ہے۔ حضور کے خطبات اور تقاریر جو مختلف دینی مسائل اور اہم ملکی اور قومی امور سے متعلق ہوتے ان سے اخبارات کے فائل بھرے پڑے ہیں۔ ذیل میں ایک معمولی سی جھلک پیش کی جاتی ہے۔

ا۔ علم تفسیر :-

قرآن مجید کا علم حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ سکھایا اور اس میں آپ کو اکملیت عطا فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر ایسے اچھوتے انداز میں تحریر فرمائی کہ اس کی نظیر دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے اس میں قرآن مجید کے الفاظ کی حلِ لغات۔ قرآن مجید کی آیات اور سورۃ کے باہمی ربط اور ترتیب کے اصول۔ قرآنِ مجید پر غیر مسلم معاندین۔ فلاسفروں اور سائنسدانوں کے اعتراضات کے جوابات اور مشکل آیات کو ایسے طور پر حل فرمایا کہ عام آدمی بھی ان مطالب کو ذہن نشین کر سکتا ہے۔ حضور کی یہ تفسیر جو کئی جلدوں میں ہے اور ہزارہا صفحات پر مشتمل ہے ایسی بے نظیر ہے کہ دشمن بھی اس کی افضلیت اور حضور کے تبحر علمی کے قائل ہیں۔

۱۹۴۴ء میں خاکسار ایک غیر از جماعت عالم حافظ مہر محمد صاحب، صدر مدرس جامعہ حنفیہ اچھرہ لاہور سے منطق و فلسفہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ حافظ صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ "خُلّت" کا مسئلہ سمجھ میں نہیں آرہا۔ بہت سے علماء اور اساتذہ اور صوفیاء کرام سے بحث ہوئی ہے مگر تشفی نہیں ہوئی۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا۔

لیکن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خلۃ کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ افضل الرسل ہیں اس پر میں نے اپنی استطاعت کے مطابق انہیں سمجھانے کی کوشش کی لیکن ان کی تسلی نہ ہوئی۔ بلکہ کہا کہ یہ حضرت مرزا صاحب (حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے استصواب کر کے بتائیں۔ میں نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں درخواست کی۔ حضور نے فوراً اس کی تشریح مجھے بھجوا دی اور اخبار الفضل میں بھی شائع فرما دی۔ میں نے وہ تشریح حافظ صاحب کو سنائی تو خوشی سے ان کا چہرہ چمک اٹھا اور کہنے لگے کہ واقعی حضرت مرزا صاحب بہت بڑے عالم ہیں۔ اب میری سمجھ میں یہ مسئلہ آگیا ہے۔ حافظ صاحب پر حضور کے تبحر علمی کا اتنا اثر ہوا کہ حضور ان دنوں لاہور تشریف لائے تو حافظ صاحب حضور کی زیارت کے لئے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان واقع ٹمپل روڈ پر حاضر ہوئے اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور حضور کی ملاقات سے بہت اچھا اثر لے کر واپس ہوئے

ب۔ سیرت و سوانح

اس میدان میں بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہایت شاندار کارنامے ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر پیارا بھی دنیا کا حسن، اسوۂ حسنہ، نبیوں کا سردار اور سیرت خیر الرسل میں۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور نہایت اختصار مگر جامع طور پر ان میں آپ کی سیرت کو پیش کیا گیا ہے گویا کہ کوزہ میں دریا کو بند کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ انگریزی قرآن کریم کی تفسیر کے دیباچہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مبسوط بحث فرمائی ہے۔ اور معاندین و مستشرقین کے جملہ اعتراضات کا شافی و وافی جواب اس میں آجاتا ہے۔ جو شخص بھی اس دیباچہ کو پڑھتا ہے وہ حضور کے تبحر علمی کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ج۔ علم الاخلاق :

ETHICS یعنی اخلاق

اور ان کے فلسفہ کو بیان کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے۔ پرانے بزرگ جنہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ ان کی کتب کو سمجھنا آسان نہیں۔ لیکن حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میدان میں بھی تمام علماء سے سبقت لے گئے۔ آپ نے اخلاق پر مفصل لیکچر دیا جس میں نہایت عمدہ پیرایہ میں اخلاق کی تعریف اور ان کا فلسفہ بیان فرمایا جو ایک عامی آدمی بھی ذہن نشین کر سکتا ہے۔ یہ لیکچر کتابی صورت میں "منہاج الطالبین" کے نام سے شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ حضور کے بیسیوں خطبات اور تقاریر ہیں جن میں اخلاق سے متعلق اعلیٰ درجہ کی ہدایات ہیں

د۔ علم الاقتصادیات

اقتصادیات اور معاشیات کے موضوع پر حضور کی کتب میں کافی حد تک بحث ہے۔ حضور نے اس مشکل اور اہم امر میں بھی مسلمانوں اور قوم کی ہر رنگ میں راہنمائی فرمائی۔ ۱۹۳۰ء میں حضور نے "زمینداروں کی اقتصادی مشکلات کا حل" رقم فرمایا جس میں زمینداروں کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کے لئے نہایت عمدہ اور قابل عمل تجاویز بیان فرمائیں۔ اسی طرح اسلام اور ملکیت زمین ۱۹۵۰ء میں تصنیف فرمائی۔ اس میں بھی زمینداروں کی معاشی اور اقتصادی اصلاح کے صحیح طریق بیان فرمائے سوشلزم کے مقابلہ پر اسلام کے نظام اقتصادیات پر حضور نے لاہور میں لیکچر دیا جو "اسلام کا اقتصادی نظام" کے نام سے طبع ہو چکا ہے اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم ہو کر ساری دنیا میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لیکچر کے سننے کے بعد ماہرین اقتصادیات بھی اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے کہ اسلام کا نظام اقتصادیات ہی افضل اور اعلیٰ اور برتر ہے۔ چنانچہ اس لیکچر کی صدارت کے فرائض سرانجام دینے والے مسٹر رام چند ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے مندرجہ ذیل الفاظ میں حضور کو خراج تحسین پیش کیا۔

".. جو تقریر اس وقت آپ نے سنی ہے اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے ... پہلے تو میں سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا ہے کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے .... میں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا کہ اس قسم کے اسلام کی عزت و احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے ..."

(پیش لفظ صفحہ اسلام کا اقتصادی نظام)

اس پر بس نہیں بلکہ سامعین پر اس تقریر کا جو اثر تھا وہ اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ ایک پروفیسر اس تقریر کو سُن کر رو پڑا اور بعض کمیونزم کے حامی طلباء نے اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ اسلام سوشلزم کے قائل ہو گئے ہیں اور اب اسے صحیح و درست تسلیم کرتے ہیں۔ نیز یونیورسٹی کے ایم۔اے اقتصادیات کے طلباء نے حضور سے درخواست کی کہ اس لیکچر کا انگریزی میں ترجمہ کروا کے اسے ماہرین اقتصادیات کے پاس بھجوایا جائے۔ اس تقریر کو سننے کے بعد جو اثر سامعین پر ہوا اور جن کا اظہار لوگوں نے مختلف پیرایوں میں کیا اس سے ظاہر ہے کہ حضور کا علم کسبی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی موہبت اور عطا ہے۔

اسی طرح حضور نے ۱۹۴۲ء کے جلسہ سالانہ میں بھی ایک نئے نظام اسلامی کے متعلق تقریر فرمائی جو کتابی صورت میں چھپ کر "نظام نو" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں بھی حضور نے کمیونزم کے اصولوں سے اسلامی اصولوں کا مقابلہ کر کے اسلام کے نظام کی فوقیت کی بزرگی ثابت فرما دی ہے جس سے ہر ایک ... [illegible]

کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر اس ضمن میں یہ ذکر بھی بے جا نہ ہوگا کہ غذا کے سوال پر بھی حضور نے اپنی تفسیر میں بحث فرمائی ہے چنانچہ پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر غذا مسٹر کپور نے حضور سے ملاقات کی حضور اس ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"غذا کا مسئلہ دنیا میں کوئی دو سو سال سے مختلف ممالک میں زیر بحث چلا آرہا ہے سب کو اوپر ... جواب پڑھنا چاہیئے کہ یہ خدا تعالےٰ کا فیصلہ ہے ایک دفعہ مسٹر کپور ... مجھے ملنے کے لئے قادیان آئے اور میں نے قرآنی آیات سے ان کو غذا کا معاملہ سمجھایا تو بہت حیران ہوئے اور خواہش کی کہ یہ آیات مجھے لکھ دیں چنانچہ میں نے انہیں یہ لکھوا دیں"

(تفسیر صغیر حم سجدہ زیر آیت ۱۱)

۵ صحافت

صحافت ایک ایسا فن ہے جس کے ذریعہ حکومت رعایا کی صحیح راہنمائی کر سکتی ہے اور رعایا حکومت کے سامنے احسن طریق پر اپنے جائز مطالبات پیش کر کے قومی ضروریات کو پورا کرواتی ہے غرضیکہ قوم کے ذہنی نشوونما اور کسی خاص نظریہ کی طرف اسے مائل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اسی لئے آج کل حکومت نے صحافت کی تعلیم کے لئے یونیورسٹیوں میں پوسٹ گریجوایٹ کلاسز جاری کر رکھی ہیں لیکن دنیا کی آنکھ حیران اور ششدر رہ جاتی ہے جب یہ دیکھتی ہے کہ حضرت محمودؓ نے کسی یونیورسٹی میں صحافت کا فن نہیں سیکھا بلکہ آپ دسویں جماعت پاس بھی نہیں لیکن بالکل عنفوان شباب میں ہی آپ نے نوجوانوں کے اذہان کو تیز کرنے کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان کی ادارت کے فرائض سرانجام دیئے اور اس وقت کے نہایت ہی اہم دینی اور قومی مسائل پر اداریئے سپرد قلم کئے۔

تشحیذ کے بعد ۱۹۱۳ء میں الفضل کا اجراء کیا اور کئی سالوں تک اس کی ادارت خود سنبھالی اور علاوہ دینی مضامین کے نہایت اہم ملکی اور سیاسی امور میں قوم اور ملک کی بروقت صحیح راہنمائی فرمائی۔

تشحیذ اور الفضل کے فائل اس امر کے ثبوت ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے آپ کو فن صحافت میں نمایاں ملکہ عطا

۶ سیاست و قانون

کسی قوم یا گروہ پر کنٹرول کرنے کے لئے سیاست و قانون میں مہارت بھی ضروری ہے۔ کامیاب سیاست کا دارومدار ایک مضبوط نظام پر ہے جب تک مضبوط نظام حاصل نہ ہو اس وقت تک سیاست میں کامیابی سے ہمکناری محال ہے حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی جماعت میں نظام کو اس قدر اہمیت دی کہ نظام کے سامنے اپنے قریبی رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اور اس طرح سلسلہ میں ایک مضبوط نظام قائم کر دیا جس کا غیروں نے اعتراف کیا چنانچہ مولوی عبدالمجید قرشی ایڈیٹر اخبار تنظیم امرتسر لکھتے ہیں :-

"آج سے چند روز پہلے احمدیہ جماعت" مذہبی مجلسوں میں دل لگی اور مضحکہ خیز تفریح سے زیادہ اہم نہ تھی لیکن اس وقت وہ ایک عظیم الشان امت ہے اگرچہ اس کے افراد کی تعداد کم ہے لیکن اس کے عمل و ایثار کی مقدار بہت زیادہ ہے جو کام پراگندہ حال مسلمانوں کے کروڑوں افراد نہیں کر سکتے اس پر یہ منظم جماعت بسہولت قادر ہے ... اس وقت ہندوستان میں صرف مسیحی نظام تبلیغ کو احمدیہ نظام تبلیغ کے بالمقابل کھڑا کیا جا سکتا ہے لیکن جہاں تک ولولہ و جوش اور ایثار و فدائیت اور اطاعت و تنظیم کا تعلق ہے۔ ہندوستانی عیسائیوں کی جماعت احمدیہ جماعت کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی، "قادیانی جماعت" کا نظام مضبوط سے مضبوط "گورنمنٹ نظام" کا مقابلہ کر سکتا ہے اور اس کے ہر شعبہ میں اسی قدر باقاعدگی، ضابطہ داری اور اصول پرستی موجود ہے جس قدر کسی منظم گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں ہوا کرتی ہے"

(اخبار تنظیم امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء)

اسی نظام کی برکت ہے کہ باوجودیکہ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے اور سیاست میں دخل دینے سے ہمیشہ پہلوتہی کرتی ہے ...

... اور حضورؓ نے بھی جماعت کو ہمیشہ سیاست میں الجھنے سے بچایا پھر بھی میدان سیاست میں جو بھی حضورؓ کے سامنے آیا اسے مونہہ کی کھانی پڑی خواہ کوئی حکومت تھی یا فرد جماعت۔

سیاست کے میدان میں بھی حضورؓ کے نمایاں کارنامے ہیں جہد آزادی کی جدوجہد میں آپ نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو کام کیا وہ تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے ۱۹۱۷ء میں جب کہ مسٹر مانٹیگو نے اختیارات حکومت ہندوستانیوں کو منتقل کرنے کا اعلان کیا تو آپ نے مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی کوششیں شروع کیں اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے یہ سلسلہ قیام پاکستان تک جاری رہا۔ آپ نے اہم سیاسی مسائل پر تصنیفات فرمائیں ۱۹۱۹ء کی جنگ عظیم میں اتحادیوں نے ترکی کی شان و عظمت کو مٹا دیا تھا۔ صلح کے باوجود اس کا مستقبل خطرہ میں تھا۔ اس کے خلاف احتجاج کی آواز بلند کرنے کے لئے "ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض" کے عنوان پر مضمون لکھا جو بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوا اور انگریزی میں بھی ترجمہ ہو کر چھپ گیا۔ اسیطرح دیگر ملکی سیاسی امور پر قلم اٹھایا اور "ترک موالات اور احکام اسلام"، "معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ" ایک سیاسی لیکچر فرمودہ لندن "اساس الاتحاد" اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس پر ایک نظر" کتب و رسائل لکھے ۱۹۲۶ء میں ہندو مسلم اتحاد سے متعلق وائسرے کے نام مکتوب لکھا جو ہندو مسلمانوں کی باہمی کشیدگی کو دور کرنے سے متعلق تجاویز پر مشتمل تھا جو کتابی صورت میں شائع ہوا۔

۱۹۲۷ء میں بریڈلا ہال لاہور میں "ہندو مسلم فسادات۔ ان کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ عمل" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اس لیکچر نے تمام ہندوستان کو متزلزل کر دیا ہندو مسلم پریس میں اس کا چرچا ہوا۔ "سائمن کمیشن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے" "مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ"، "ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" وغیرہ حضور کی تصنیفات ایسی ہیں جن میں ملکی سیاسی مسائل پر سیر حاصل بحث فرمائی گئی ہے۔ ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کے حل پر جس کا انگریزی ترجمہ

کر اکے ملکی اور غیر ملکی سیاستدانوں اور پارلیمنٹ کے ممبروں کو بھجوایا گیا اس پر جو تبصرے ہوئے ان میں سے چند کا ذکر نامناسب نہ ہوگا۔

آنریبل پیٹرسن سی ایس آئی سی آئی ای لکھتے ہیں :-

"کتاب ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل جس قدر میں نے پڑھا ہے اس سے مزید اس قدر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تصنیف موجودہ گتھی کو سلجھانے کے لئے ایک دلچسپ اور قابل قدر کوشش ہے مسلمانوں کا نقطۂ نظر اس میں بہت وضاحت سے پیش کیا گیا ہے"

سر جون ووہر لکھتے ہیں :-

"سائمن کمیشن کی تجاویز پر یہی ایک مفصل تنقید ہے جو میری نظر سے گذری ... میں ہز ہولی نس کے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے متعلق بلند خیالی سے بہت متاثر ہوا ہوں ..."

(ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل ضمیمہ ب)

سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم اے ایل نے لکھا ہے کہ

"میری رائے میں سیاسیات کے باب میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی ہیں ان میں کتاب "ہندوستان کے سیاسی حل کا مسئلہ" بہترین تصانیف میں سے ہے"

اخبار انقلاب نے لکھا :-

"جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کا کام تھا جو مرزا صاحب نے انجام دیا"

(انقلاب ۱۶ نومبر ۱۹۳۰ء)

سید حبیب مدیر سیاست نے لکھا :-

"مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب بشیرالدین محمود احمد صاحب نے میدان تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت و افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں آپ نے

جس اصول عمل کی ابتداء کر کے اسکو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراج تحسین وصول کر کے رہتا ہے آپ کی فراست کا ایک زمانہ قائل ہے اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں سائمن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے میں مسائل حاضرہ پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے مدلل بحث کرنے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق مدلل استدلال سے پر کتابیں شائع کرنے کی صورت میں آپ نے بہت ہی قابل تعریف کام کیا ہے"۔

(سیاست ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء)

اسیطرح "بزرگوں کی توہین اور ملکی قانون" "مطالبات آزادی کی تحریک" "تحریک ہجرت" "تحریک عدم تعاون" "ملکانہ شدھی تحریک" وغیرہ مسائل میں مسلمانوں کی نہایت صحیح رنگ میں مدبرانہ رہنمائی فرمائی۔ قیام پاکستان کے بعد استحکام پاکستان کے لئے لیکچروں کا سلسلہ نہ صرف لاہور میں جاری فرمایا بلکہ ملک کے مشہور شہروں میں تشریف لے جا کر پبلک لیکچر دیئے۔ کشمیر کی آزادی کے لئے ۱۹۳۱ء سے تحریک چلائی جا رہی ہے، سمجھئے تو لے ان کی امداد و رہنمائی فرمائی۔ پاکستان بننے کے بعد مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لئے آزاد کشمیر حکومت کی بنیاد ڈالی اور اسے کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن امداد دی۔ پاکستانی آئین کی تدوین کے سلسلہ میں نہایت ہی اہم قانونی مشورہ حکومت کو دیا۔ حضور کی یہ تجاویز کتابی صورت میں چھپ کر وسیع پیمانہ پر اشاعت پذیر ہوئیں۔

(ز) علم تاریخ

سیاسیات کے بعد علم تاریخ کو لیجئے اس میں بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے زمانہ کے تمام تاریخ دانوں پر برتری حاصل رہی۔ آپ نے ۱۹۱۹ء میں ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور کی درخواست پر ایک لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" پر دیا جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا پس منظر ایسے محققانہ انداز میں بیان فرمایا کہ اس جلسہ کی صدارت کرنے والی مشہور شخصیت پروفیسر سید عبد القادر نے مندرجہ ذیل الفاظ میں حضور کی تاریخدانی کا اعتراف کیا:۔

"حضرات! میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے اور آج شام کو جب میں اس ہال میں آیا تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ میں ابھی طفلِ مکتب ہوں اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ کی روشنی اور بجلی کے لیمپ کی روشنی میں ہے۔

حضرات جس فصاحت اور علمیت سے جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے اور یہاں بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جو اس ادق باب کو بیان کر سکیں میرے خیال میں تو لاہور میں بھی کوئی شخص نہیں ......" (الفضل ۸ مارچ ۱۹۱۹ء)

(ح) علم طب

علم کی دو ہی بڑی قسمیں بیان ہوتی ہیں۔ علم ادیان اور علم الابدان۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے فضل سے علم الادیان خود سکھایا۔ اس طرح علم الابدان میں بھی آپ کو خوب دسترس عطا فرمائی چنانچہ آپ نے اپنی نگرانی میں قادیان اور ربوہ میں آسان اور سستے علاج کے لئے دواخانہ خدمت خلق قائم فرمایا اور خود اپنی نگرانی میں نسخے تیار کروائے اور بعض ایسی ادویہ تیار کروائیں جو اپنی جگہ بطور زبانی اور تیر بہدف علاج ہیں مثال کے طور پر چند ایک ادویہ کا ذکر کرتا ہوں۔

دق و سل کا مرض ہمارے ملک میں عام ہے اس کے لئے حضور نے "تریاق سل" کے نام سے دوائی تیار کروائی جو اس مرض کی تمام موجودہ ادویہ سے زود اثر ہے اور شفا کا ایک معجزانہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہے کہ حتیٰ کہ ماہر ڈاکٹر بھی اس کے اثر سے حیران رہ جاتے ہیں۔ اسیطرح ملیریا بخار کے لئے "شافی" نام کی دوائی تیار کروائی جو نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہے پیٹ درد اور دیگر ہر قسم کے درد کو دور کرنے کے لئے "تریاق کبیر" بھی بہترین دوا ثابت ہوئی ہے۔ اسیطرح ہومیوپیتھک علاج میں بھی آپ کو خوب دلچسپی تھی۔ بے شمار مریضوں کو آپ اپنے پاس سے ادویہ عطا فرماتے اور بہت سے آپ سے علاج کے لئے مشورہ لیتے۔

(ط) صنعت و حرفت

اس فن میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ درجہ کا کمال عطا فرمایا ہوا تھا مثال کے طور پر پرفیومری یعنی عطر سازی میں بھی آپ کو خاص دسترس تھی چنانچہ حضور نے اپنی نگرانی میں عطر تیار کرنے کے لئے "ایسٹرن پرفیومری کمپنی" بنائی۔ جس کے تیار شدہ عطر تمام پاکستان میں شہرت پذیر ہوئے۔ اس فن میں آپ کو اس قدر مہارت تھی کہ اپنے آپ کو اس فن کے ماہر سمجھنے والے بھی اس سلسلہ میں آپ سے ملنے کے بعد یہ احساس لے کر جاتے کہ وہ اس فن میں حضور کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے۔ چنانچہ روایت ہے کہ حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ (جو لمبے عرصہ تک کراچی کی جماعت احمدیہ کے امیر رہے) کے ایک دوست پرفیومری میں مزید تجربہ اور واقفیت حاصل کرنے کے لئے جاپان جانا چاہتے تھے۔ انہیں چوہدری صاحب نے مشورہ دیا کہ جاپان جانے سے قبل حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ضرور مل لیں۔ پہلے تو وہ اس خیال سے کہ آپ ایک مذہبی آدمی ہیں آپ کا ایسے امور سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ حضور سے ملاقات کرنے میں متذبذب تھے لیکن چوہدری صاحب نے انہیں تاکیدا مشورہ دیا تھا اس لئے وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور سے پندرہ بیس منٹ تک ملاقات کے بعد جب واپس ہوئے تو بے ساختہ بول اٹھے کہ میں تو اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا تھا لیکن جو علم پرفیومری کے متعلق حضور کو حاصل ہے مجھے تو اس کی ہوا بھی نہیں لگی۔ اسطرح آپ نے فضل عمر ریسرچ قائم فرمائی جس میں مختلف قسم کی ایجادات پر اپنی نگرانی میں ریسرچ کروائی اور سائنس سکالرز کو باقاعدہ اپنے مشوروں سے نوازتے اور ان کی راہنمائی فرماتے رہے

(ی) علم زراعت

آنے والے مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی تھی کہ وہ حارث و حراث یعنی زمیندار ہوگا

چنانچہ آپ اپنے علاقہ کے سب سے بڑے زمیندار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے زمینداره اور زراعت میں بھی اپنے فضل سے حضور کو کامل راہنمائی فرمائی آپ نے سندھ کی زمینوں میں باغات لگوائے، ہمیشہ بیجوں اور ان کی کاشت کے متعلق قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے اور ہمیشہ اپنی نگرانی رکھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سندھ کی زمینیں جو تقریباً بنجر حالت میں لی گئی تھیں۔ اب وہی سونا اگل رہی ہیں اور جماعت کی آمد کا مستقل ذریعہ ہیں۔ زمین کو زیادہ اناج اور غلہ پیدا کرنے کے قابل بنانے کے لئے نہایت مفید ہدایات دیتے رہے۔ مسئلہ غذا پر بڑے بڑے پروفیسروں نے حضور سے استفادہ کیا۔ اور آخر حضور کے نظریہ کو نہ صرف پسند کیا بلکہ اس کے قائل ہو گئے چنانچہ مسٹر اکبور کا واقعہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد حضور نے لاہور میں پاکستان کی ترقی و استحکام کے لئے جو لیکچروں کا سلسلہ شروع فرمایا تھا ان میں سے ایک لیکچر میں زراعت کے متعلق حضور نے نہایت ہی قیمتی مشورے حکومت کو دیئے چنانچہ فرمایا کہ موجودہ نہروں کی وجہ سے ان علاقوں میں وسیع پیمانہ پر سیم اور تھور کا خطرہ ہے اس لئے ابھی سے متبادل انتظام زراعت اور آب پاشی کا ہونا چاہیئے ورنہ ہمارے یہ علاقے جو فاضل اناج پیدا کرتے ہیں جلدی ویران ہو کر دوسروں کے محتاج ہو جائیں گے۔

(ک) علم الحساب

بچپن میں جب آپ سکول پڑھا کرتے تھے تو اس وقت آپ کی حالت یہ تھی کہ کمزوری صحت اور آنکھوں میں ککروں وغیرہ کے باعث حساب میں کم ہی دلچسپی لیتے تھے کیونکہ حساب کے سوالات عام طور پر بورڈ پر حل کئے جاتے ہیں اور آپ کی آنکھوں میں تکلیف تھی آپ کی اس عدم دلچسپی کے متعلق حساب کے استاد ماسٹر فقیر اللہ صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھی تذکرہ کر دیا۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچپن کی صحت اور تعلیمی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ماسٹر فقیر اللہ صاحب .... ہمارے حساب کے استاد تھے اور لڑکوں کو سمجھانے کے لئے بورڈ پر سوالات حل کیا کرتے تھے لیکن مجھے اپنی

نظر کی کمزوری کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے کیونکہ جتنی دور بورڈ ہوتا اتنی دور تک میری بینائی کام نہیں دے سکتی تھی اور پھر میں زیادہ دیر تک بورڈ پر لیں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ نظر تھک جاتی اس وجہ سے میں کلاس میں بیٹھنا فضول سمجھا کرتا تھا۔ کبھی جی چاہتا تو چلا جاتا اور کبھی نہ جاتا۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس میرے متعلق شکایت کردی کہ حضور یہ کچھ پڑھتا نہیں۔ کبھی مدرسہ آجاتا ہے اور کبھی نہیں ...؟

(المموعود)

لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی علم میں جس کی طرف آپ زمانہ تعلیم میں توجہ نہیں دے سکتے تھے اور کلاس میں بیٹھنا بھی فضول سمجھتے تھے اس قدر اعلیٰ درجہ کا ملکہ عطا فرمایا کہ تقریروں کے دوران یا کسی سے بات کرتے کرتے فوراً ہی کروڑوں اور اربوں تک کا حساب بتا دیتے جو اس قدر درست اور صحیح ہوتا کہ بڑے بڑے حساب دان اور ماہر شماریات بھی دنگ رہ جائے۔

(ل) علم الہیات

سب سے آخر میں الٰہیات کے علم لیتا ہوں یہ علم ایسا ہے کہ جس کے لئے تمام مذاہب کے فلسفہ سے واقفیت لازمی ہے۔ اس علم میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو اس قدر مکمل ملکہ عطا فرمایا اور ایسی فراست عطا فرمائی کہ آپ نے ہستی باری تعالیٰ، ملائکۃ اللہ، تقدیر الٰہی، حقیقۃ الرؤیا، نجات، اور جنت و دوزخ وغیرہ نہایت دقیق مسائل کو ایسے طریق پر بیان فرمایا کہ ایک عامی انسان کے لئے بھی ان مسائل کی کنہ اور حقیقت کو ذہن نشین کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

ہستی باری تعالیٰ۔ تقدیر الٰہی۔ ملائکۃ اللہ نجات حقیقۃ الرؤیا وغیرہ مضامین پر حضور نے لیکچر دیئے جو بعد میں کتاب کی صورت میں شائع ہو کر تشنگان علم کی سیرابی کا موجب ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تفسیر کبیر میں ان تمام مضامین پر حضور نے سیر حاصل بحث فرمائی اور مجلس علم و عرفان اور خطبات میں بھی مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے رہے [illegible]

علوم ظاہری میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تبحر کے متعلق یہ [illegible] مشتے از

خرِوارے ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش سے قبل جو پیشگوئی فرمائی تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے نہایت شان کے ساتھ حضور کی ذات میں پورا فرمایا اور دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں جس میں حضور کو کامل ملکہ اور دسترس نہ ہو وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

حقیقت یہ ہے کہ ایسے نورانی وجود اور ایسی مبارک ہستیاں جو خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کی مظہر اتم ہوں وہ بہت ہی کم پیدا ہوتی ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ قادر ہے وہ جسے چاہے اور جب چاہے بنا سکتا ہے لیکن بظاہر حالات ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ ؎

نہیں ممکن کہ ہو محمود سا عالی گہر پیدا

بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ جس طرح اس نے اپنے پیارے بندے حضرت محمود المصلح الموعود سے اس کی زندگی میں ہمیشہ پیار اور محبت کا سلوک کیا اور اپنے فضلوں کا سایہ ہمیشہ اس کے سر پر رکھا اسی طرح وہ آپؓ کے وصال کے بعد بھی آپؓ کو اپنے قریب ترین مقام میں جگہ دے اور اپنے افضال اور رحمتیں ہمیشہ اس کی روح پر نازل فرماتا رہے اور اس کے درجات کو بلند سے بلند کرتا رہے اور جو کام حضور نے اپنی زندگی میں شروع فرمائے تھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام اور احمدیت کے کامل غلبہ کے دن جلد ہمیں دکھائے اور ہم سب کا انجام بخیر فرمادے اللّٰھم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء کو سعیدہ ودیعہ صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح اسی روز مکرم بشیر احمد صاحب ابن میاں عمر الدین صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں بہت سے احباب شامل ہوئے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۳۴۴ - محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد السمیع صاحب آف کویت دار الرحمت شرقی ربوہ ... ۳۰۰

۳۴۵ - محترمہ ذریعہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ غلام احمد صاحب سیالکوٹ ... ۳۰۰

۳۴۶ - محترمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ رشید احمد صاحب سیالکوٹ ... ۳۰۰

۳۴۷ - محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بیگم ملک مشتاق احمد صاحب کراچی ... ۳۰۰

۳۴۸ - محترمہ روحنہ بیگم صاحبہ بیگم سید عبد الغنی صاحب فضل ” ... ۳۰۰

۳۴۹ - محترمہ عفت ضیاء صاحبہ کراچی ... ۳۰۰

۳۵۰ - محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری نبی احمد صاحب ” ... ۳۰۰

۳۵۱ - محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ظہور خاں صاحب احمد نگر ضلع جھنگ ... ۳۰۰

۳۵۲ - محترمہ مبارکہ اختر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور ... ۳۰۰

۳۵۳ - محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی حبیب الدین صاحب راولپنڈی منجانب پسر مرحوم (قاضی کلیم الدین صاحب) ... ۳۰۰

۳۵۴ - محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الحق صاحب گجرات ... ۳۰۰

۳۵۵ - محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اکرم خاں صاحب حیدرآباد سندھ ... ۳۰۰

۳۵۶ - محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ والدہ ملک عبد المتین صاحب لاہور ... ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ الفرقان نصف قیمت پر

محترم جناب چوہدری نبی احمد صاحب آف کراچی کی طرف سے توسیع اشاعت کے لئے جو عطیہ موصول ہوا ہے اس کے پیش نظر اعلان کیا جاتا ہے کہ آخر ماہ مارچ ۱۹۶۶ء تک نئے خریداران ماہنامہ الفرقان کو ایک سال کے لئے چھ روپے کی بجائے تین روپے میں رسالہ مل سکے گا۔ بشرطیکہ:-

(۱) وہ تین روپے ۳۱ مارچ سے قبل ادا کر دیں۔

(۲) رسالہ طالب علم یا کسی غیر احمدی یا غیر مسلم کے نام پر جاری ہو۔

(۳) رسالہ نادار احمدی کے نام جاری کیا جائے۔

آپ اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر کسی غیر احمدی دوست کے نام رسالہ جاری کرا سکتے ہیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ولادت

مورخہ ۱۰/۲/۶۶ بروز جمعرات خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ تمام احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے

(شیخ رفیق احمد دنیا پور)

درخواست ہائے دعا

۱ - میرے بڑے بھائی کی شادی عرصہ چار سال ہوئے ہوئی تھی تاحال اولاد سے محروم ہیں۔ خاکسار رشید احمد گجراتی

۲ - میرے امی جان زینب خاتون جناح سینٹرل ہاسپٹل کراچی میں داخل ہیں۔ خاکسار شوکت ابن طاہر نسیم احمد ۲/۹ ۲۶۹ جوہر آباد کراچی ۱۸

۳ - میرے ایک غیر از جماعت دوست ان دنوں کاروباری پریشانی سے دوچار ہیں محمد ارشد قریشی نیشنل بنک آف پاکستان اکال گڑھ

۴ - میری دادی صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ رخشندہ طیبہ کوثر۔ کراچی ۱

[illegible]

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

○— راجشاہی ۱۷ مارچ۔ صدر ایوب نے قوم کو خبردار کیا ہے کہ اپوزیشن کے بعض لیڈروں کی چھ نکاتی تجویز کا مقصد "متحدہ بنگال" کے دیرینہ خواب کو پورا کرنا ہے۔ اگر یہ خواب پورا ہو گیا تو ملک تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور مشرقی پاکستان کے عوام غلام بن جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اپنی زبردست جنگی طاقت کی بناء پر اس بات کو برداشت نہیں کرے گا کہ اس کے ملک کا کوئی حصہ (مغربی بنگال) الگ ہو کر مشرقی پاکستان سے مل کر ایک آزاد علاقہ بن جائے۔ وہ آج یہاں جمہوریت کی ڈویژنل کانفرنس میں خطاب کر رہے تھے

○— ڈھاکہ ۱۷ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ صدر محمد ایوب خان نے اپنے دورۂ امریکہ کے موقعہ پر صدر جانسن سے کوئی خفیہ سمجھوتہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان نے امریکہ سے کوئی ایسا سمجھوتہ کیا ہوتا تو پھر ہم امریکہ سے پاکستان کے مفادات کے خلاف اقدامات پر کس طرح احتجاج کر سکتے تھے۔ وزیر خارجہ نے یہ بات قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہی۔

○— لاہور ۱۷ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ صدر ایوب خان کی حکومت پاکستان کو ایک خوشحال مضبوط اور فلاحی مملکت بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور خاص طور پر دیہات کے لوگوں کی حالت کو بہتر بنانے پر سب سے زیادہ توجہ دی جا رہی ہے تاکہ دیہات کے باشندے بھی قومی خوشحالی اور ترقی میں پورا حصہ حاصل کر سکیں۔

○— جموں ۱۷ مارچ۔ مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت نے ریاست میں دس لاکھ ہوم گارڈ بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ بات مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی کے وزیر داخلہ مسٹر ڈی پی دھر نے ریاست کی نام نہاد اسمبلی میں بتائی۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ بھارتی حکومت ہوم گارڈ کی بھرتی اور ان کی تربیت کے لئے ۴۳ لاکھ روپیہ دے گی۔

○— واشنگٹن ۱۷ مارچ۔ امریکی براڈ کاسٹنگ کمپنی کو بھیا کے سیاسی نامہ نگار نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ نے بات چیت کے ذریعہ ویٹ نام کے مسئلہ کو حل کرنے کی تجویز میں ناکامی کے بعد متعدد بار شمالی ویٹ نام کی حکومت سے رابطہ پیدا کیا ہے۔ اس نامہ نگار نے باخبر ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور شمالی ویٹ نام کے اس رابطہ کا مقصد بعض امور کی وضاحت تھی۔ لیکن یہ رابطے بھی کوئی واضح نتیجہ برآمد نہ کر سکے

○— نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ پنجابی صوبے کے سوال پر مشرقی پنجاب کے ہندو سکھ فسادات اب کئی اور شہروں تک پھیل گئے ہیں۔ پانی پت میں ہندوؤں کے مشتعل ہجوم نے سکھوں کی دکانوں کو آگ لگا دی۔ شہر میں اس کے زبردست ہنگامے ہوئے۔ پولیس نے بلوائیوں پر گولی چلائی۔ پولیس کی فائرنگ اور آتشزدگی کی وارداتوں میں چار افراد ہلاک ہوئے۔ پٹیالہ اور جالندھر میں بھی جھگڑے جاری رہے۔ پٹیالہ میں طلباء کے جلوس اور پولیس میں دوبار تصادم ہوا۔ امرتسر، لدھیانہ اور نئی دہلی میں ابھی کرفیو لگا ہوا ہے۔ بعد کی اطلاع کے مطابق پانی پت میں بھی کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ جنڈی گڑھ میں بھی ہنگامے ہوئے اور مشتعل مظاہرین نے سول پولیس گارڈوں اور بعض سرکاری عمارتوں کو آگ لگا دی۔ فائر بریگیڈ پر بھی حملے کئے گئے۔

○— لاگوس ۱۷ مارچ۔ گھانا کے سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکہ کے ۲۳ فوجی افسروں پر مشتمل ایک وفد گھانا کے خیر سگالی کے دورہ پر اکرہ پہنچ گیا۔ اس خیر سگالی کے دورہ کے جواب میں گھانا کا ایک وفد بھی امریکہ جا رہا ہے۔

○— کوئٹہ ۱۷ مارچ۔ کوئٹہ فلائنگ کلب کا ایک گلائیڈر طیارہ فضا سے زمین پر گر کر تباہ ہو گیا۔ جہاز کے ہوا باز محمد فاروق شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ زخمی ہوا باز کو کوئٹہ کے سول ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے جہاں ان کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے

○— لاہور ۱۷ مارچ۔ ایر کموڈور بی کے داس ستارہ قائداعظم کو شہری ہوا بازی اور سیاحت کے محکمہ کا ناظم مقرر کیا گیا ہے۔ ان کے سپرد شہری ہوا بازی اور سیاحت کے محکموں کا کنٹرول اور ان کی دیکھ بھال ہو گی اور اس سلسلہ میں وہ صرف ناظم اعلیٰ شہری ہوا بازی اور سیاحت ایر مارشل ایم اصغر خاں ہلال پاکستان ہلال قائداعظم کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کھیلیں

مورخہ ۲۲، ۲۳ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی اکیسویں سالانہ کھیلیں کالج گراؤنڈ میں ہوئیں۔ ۲۰ مارچ کو بعد دوپہر محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے کھیلوں کا افتتاح کیا۔ اگرچہ دونوں دن آندھی وغیرہ کے باعث موسم خراب رہا۔ تاہم طلبہ نہایت ذوق و شوق سے کالج کی زندگی کے اس حصہ سے بھی بہرہ ور ہوتے رہے۔ ۲۳ مارچ کی شام کو تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مجید احمد صاحب انور ڈائرکٹر فزیکل ایجوکیشن نے محترم پرنسپل صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ذاتی طور پر دلچسپی لے کر کھیلوں کے پروگرام کو پورے طور پر کامیاب بنایا۔ محترم قاضی صاحب دونوں دن ہمہ وقت گراؤنڈ میں موجود رہے جس سے طلبہ کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔

تقسیم انعامات کی تقریب میں کھلاڑیوں سے خطاب کرتے ہوئے محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے فرمایا کہ وہ کھلاڑی جنہوں نے اعزاز حاصل کئے ہیں وہ ہم سب کی مبارکباد کے مستحق ہیں اور جو حاصل نہیں کر سکے وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ یہ بات ان کی مقابلہ اور تعاون کی روح پر دلالت کرتی ہے انہوں نے کھیل میں کھیل کے جذبے کو مدنظر رکھتے ہوئے حصہ لیا۔ کالج کے سٹاف اور ان کے بچوں نے بھی کھیلوں میں حصہ لیا۔

نصیر احمد واہلہ (بارھویں کلاس) کو سال رواں کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

(خاکسار: رشید احمد جاوید)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۱ مارچ کو میرے چھوٹے لڑکے برخوردار ناصر احمد سلمہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اس کا نکاح سراج المنیرہ بنت ڈاکٹر حسن محمد صاحب صدیقی قریشی کے ساتھ حافظ عبدالواحد صاحب نے پڑھا۔

بعد دوپہر رخصتانہ کی تقریب ہوئی۔ چوہدری عبدالحمید صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا فرمائی۔

احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

المعلن دین محمد قریشی صدیقی
حال نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر سندھ

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید ہر ماہ کی پانچ تاریخ کو حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے اور اگر ہفتہ عشرہ کے اندر اندر کسی خریدار کی طرف سے اطلاع ملے کہ انہیں پرچہ نہیں ملا۔ تو دوبارہ ارسال کر دیا جاتا ہے۔

اگر آپ غیر از جماعت دوستوں کو تحریک جدید کے عظیم الشان کارناموں سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ پرچہ ان کے نام لگوا دیجئے۔ اس طرح سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے والے اپنے بچوں کو تحریک جدید کے بڑھتے ہوئے کام میں حصہ لینے کے لئے تیار کرنے کی غرض سے ماہنامہ تحریک جدید کا ان کی طرف سے چندہ ادا کر دیجئے۔ تاکہ وہ اس پرچہ کو باقاعدگی کے ساتھ پڑھ سکیں۔

چندہ سالانہ صرف ڈیڑھ روپیہ ــــ یہ رقم آپ مقامی جماعتوں میں دیگر چندوں کے ساتھ بھی ادا کر سکتے ہیں۔

(مینیجنگ ڈائریکٹر)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت نماز عصر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (منور احمد محمود صاحب جماعت احمدیہ پیا ور)

تحریکِ وصیّت

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک اہم ارشادِ گرامی درج کیا جاتا ہے جو حضورؓ نے جماعت احمدیہ کے نام تحریکِ وصیت کے بارے میں فرمایا تھا۔ حضور نوّر اللہ مرقدہٗ کا یہ ارشاد اگرچہ پانچ سال پہلے کا ہے اور اخبار الفضل مجریہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۱ء میں شائع ہو چکا ہوا ہے لیکن اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے آج بھی نیا اور تازہ ہے۔ اور آج بھی ضرورت ہے کہ جماعت کے مرکزی اور مقامی عہدہ داران اِس پر توجہ فرمائیں اور جماعت کے غیر موصی اصحاب کو نظامِ وصیّت میں شامل ہونے کے لئے پورے زور اور جوش کے ساتھ تحریک کرتے رہیں:۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

برادرانِ جماعت! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت وصیّت کا نظام قائم فرمایا تھا۔ اور جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے مالوں اور جائدادوں کو اس کی راہ میں پیش کریں تا کہ انہیں مرنے کے بعد جنتی زندگی حاصل ہو۔ اس تحریک میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اب تک ہزاروں لوگ حصہ لے چکے ہیں۔ مگر ابھی ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی پائی جاتی ہے جنہوں نے وصیّت نہیں کی۔ اور یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ میں اس پیغام کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں اور مربیانِ سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیّت کرنے اور موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اَور بھی اضافہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں۔ اگر ہر وصیت کرنے والا کم از کم ایک نئے شخص سے ہی وصیّت کروانے میں کامیاب ہو جائے تو ہمارے بجٹ میں ہزاروں لاکھوں روپیہ کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر امراء اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سلسلہ کے مربی بھی اس تحریک کی اہمیّت کو سمجھیں تو چند دنوں میں ہی سلسلہ کی مالی حالت میں غیر معمولی ترقی ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست ابھی موصی نہیں وہ وصیّت کرنے اور موصی اصحاب دوسروں سے زیادہ سے زیادہ وصیتیں کروانے کی خاص طور پر کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے اور اس نظامِ وصیّت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے جو اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

والسّلام

خاکسار مرزا محمود احمد

۵/۳/۶۱

(منقول از اخبار الفضل ۱۶/۳/۶۱)

مشرقی پنجاب کے ہنگاموں میں بارہ افراد ہلاک تین سو زخمی

جالندھر میں دو مرتبہ فائرنگ کے بعد اڑتالیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ جالندھر میں کل رات زبردست ہنگاموں اور پولیس فائرنگ کے بعد اڑتالیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پولیس کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک اور چار شدید زخمی ہوئے مشرقی پنجاب کے دیگر متعدد شہروں میں بھی ہنگاموں اور ہندو سکھ فسادات کا سلسلہ جاری ہے سکھ رہنما سنت فتح سنگھ نے الزام لگایا ہے کہ فسادات صوبے کے وزیر اعلیٰ مسٹر رام کشن اور ان کے ساتھی وزراء کی سازش سے ہو رہے ہیں۔ سنت فتح سنگھ نے صوبے کے گورنر اجل سنگھ سے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب میں وزارت کو برطرف کر دیا جائے اور پنجابی صوبے کی تشکیل تک گورنر راج رکھا جائے۔

آل انڈیا ریڈیو نے کل شام بتایا ہے کہ مشرقی پنجاب کے ہنگاموں میں اب تک بارہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ امرتسر۔ پانی پت۔ حصار۔ پٹیالہ اور دوسرے مقامات پر اس دوران میں جو بلوے ہوئے

ان میں ۱۳۵ افراد زخمی ہوئے۔ ان کے علاوہ پولیس کے ۱۷۴ افراد بھی زخمی ہوئے۔ امرتسر کے ڈپٹی کمشنر نے کل ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ ضلع امرتسر میں اسلحہ کے لائسنس رکھنے والے تمام افراد کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنا

اسلحہ قریبی تھانوں میں جمع کرا دیں۔ یہ حکم کل امرتسر میں تازہ ہنگاموں کے بعد جاری کیا گیا ہے جن میں پانچ افراد زخمی ہو گئے۔

ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق جالندھر میں کل جو تازہ ہنگامے ہوئے ان میں بلوائیوں نے متعدد دکانوں کو لوٹ لیا۔ ایک ٹیلیفون آفس جلا دیا اور بہت سی دکانوں کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ پولیس نے فائرنگ کے بعد ۲۴۴ افراد کو گرفتار کر لیا ہے جن میں چار عورتیں بھی شامل ہیں۔ پانی پت میں جہاں پرسوں جن سنگھی بلوائیوں نے تین افراد کو زندہ جلا دیا تھا زبردست کشیدگی موجود ہے۔ کرفیو میں تین دن کی توسیع کر دی گئی ہے۔ شہر میں مسلح پولیس گشت کر رہی ہے اور وسیع پیمانے پر گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق لدھیانہ میں بھی کل پولیس کو دو مرتبہ بلوائیوں کے مشتعل

ہجوموں پر فائرنگ کرنی پڑی۔ صوبے کے مختلف شہروں سے آنے والی اطلاعات کے مطابق پنجابی صوبے کی مخالفت کرنے والے فرقہ پرست ہندوؤں نے جو اب تک سکھوں پر حملے کر رہے تھے اور سکھوں کی دکانوں اور سرکاری دفاتر کو آگ لگا رہے تھے۔ اب کانگریسی ہندوؤں پر بھی حملے شروع کر دئے ہیں +

اسٹیٹ بشیر آباد سندھ کے زنانہ سکول کیلئے
اُستانی کی ضرورت

(حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

صدر لجنہ اماء اللہ بشیر آباد کی خواہش پر میں یہ اعلان کر رہی ہوں کہ انہیں زنانہ پرائمری سکول جو سرکاری طور پر منظور شدہ ہے کے لئے ایک استانی چاہئے جو چھٹی ساتویں کو بھی پڑھا سکے۔ اگر کوئی ایسی ٹیچر ہو جس کا خاوند بھی ٹیچر ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی خواہشمند بہنیں اپنی درخواستیں مع تعلیمی کوائف کے بھجوا دیں۔

آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انشاء اللہ تعالےٰ ۸-۹-۱۰ اپریل ۶۶ء کو ربوہ میں آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ ہوگا۔ تمام کھلاڑی جو ربوہ کی ٹیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں اپنے کوائف مقامی قائد، پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان کی سفارش کے ساتھ جلد از جلد ارسال کر دیں۔

جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ آئندہ چٹھی کا انتظار کئے بغیر تعاون فرماتے ہوئے عطایا بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ گزشتہ ٹورنامنٹ کے موقع پر بھی بہت سے قائدین نے بہت تعاون فرمایا تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مہتمم صحت جسمانی

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴